ASL-217	Noor-i-Islam - Hazrat Mirwaiz Molana Mohammad Yusuf Shah ke chand Tarikhi Karnamey. 1969 / 1389 H (07 pages) Falah-i-Aam Press Sgr.
ASL-218	Ah! Shahid-i-Millat Hazrat (Kash... Molana Marhoom Molvi Mohammad Farooq Mohd Yusuf Qurshi Mushtaq Book Depot Lamnawari Sgr
ASL-219	Halat-i-Hazra Mein Qanoot-i-Nazila Bohut Zaroori Hai Dr. Ahmad Taufeeq Lahore (04 pages) 1413 H / 1993 AD

۷۸۶

ومن یخرج من بیتہ مہاجراً الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

نورِ اسلام

حضرت میر واعظ کشمیر مولانا محمد یوسف شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے چند

تاریخی کارنامے

تاابد نورانی مینارہ کی طرح چمکتے رہیں گے

(کاتب وفائی اندرواری)

۷۸۶

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آج سے ایک سال قبل ماہِ رمضان المبارک کی سترھویں شب یعنی یوم البدر کی مبارک رات تھی۔ جب خطۂ کشمیر کے مایۂ ناز عالم دین اور تحریک کشمیر کی تاریخی شخصیت اور اہل کشمیر کے عظیم الشان دینی، روحانی، اور سیاسی پیشوا، امیر شریعت، مہاجر ملت، رہنمائے جادۂ حریت، میر واعظ کشمیر نور اسلام **مولانا محمد یوسف شاہ صاحب** رحمۃ اللہ علیہ نے اس پُر ملال دار دنیا سے دار آخرت کی طرف انتقال کر کے اپنے ربِّ ذوالجلال کا دائمی وصال حاصل کیا۔ غفر اللّٰہ لہ ولنا ولسائر المؤمنین والمؤمنات۔

اگرچہ ظاہری طور سے مطابق ارشادِ ربانی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ آپ دنیائے فانی سے وفات یاب ہو گئے۔ لیکن اپنے بے شمار شاندار اور عظیم تعلیمی و تبلیغی اور سیاسی کارناموں کی وجہ سے تاریخ کشمیر کے صفحات پر آپ کا نام ہمیشہ زندہ رہیگا۔ اور آنیوالی نسلوں کو روشنی دکھاتا رہیگا۔ خاصکر آپ کے حسب ذیل کارنامے نورانی مینار کی طرح چمکتے رہینگے۔

اوّلین کارنامہ:۔ دینی دار العلوم (اورنٹیل کالج سرینگر) کو ایک مکمل عربی

اور دینی درسگاہ کے درجے تک ترقی دینا آپ کا اوّلین کارنامہ ہے۔ بزمانہ جوانی دیوبند سے اپنی تعلیم مکمل کر کے واپس آتے ہی آپ نے میرواعظ کشمیر کے مسند پر فائز ہونے سے کئی سال پہلے اپنی تمام تر توجہ مسلمانانِ ریاست جموں و کشمیر کی دینی تعلیم اور تبلیغ اسلام کی ضرورتوں کا احساس کر کے دینی اور عربی علوم کا یہ سرچشمۂ فیض جاری کیا۔ جو الحمد للہ آجتک قائم ہے۔ اور تشنگانِ علم کو قرآن پاک کی تفسیر رسول برحق کی احادیث دین اسلام کی فقہ، اصول فقہ، آنحضورؐ کی سیرت، تاریخ زبان عربی کی صرف و نحو، بلاغت و بدیع سے لیکر عربی نظم و نثر اور ادبیات عالیہ تک کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اماموں، خطیبوں، معلّموں اور مبلغوں کی صورت میں تربیت یافتہ اشخاص مہیّا کر کے مسلمانانِ ریاست کی دینی ضروریات کا کفیل بنا ہوا ہے۔

دوسرا کارنامہ:- ۱۹۲۴ء و ۱۹۲۵ء میں جب فخر اسلام مولانا محمد یوسف شاہ صاحب دیوبند سے اپنی تعلیم مکمل کر کے کشمیر میں وارد ہوئے۔ تو یہاں سیاست کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ اور عوام کو منظم کرنے اور اجتماعی امور کیلئے آواز اٹھانیکو بغاوت سمجھا جاتا تھا۔ آپ نے مسلمانانِ ہند کی تحریکات، خلافت وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا۔ اور سیاسی جدوجہد کی قدر و قیمت سمجھ لی تھی۔ اس لئے کشمیر میں بھی آپ نے خلافت کمیٹی کے نام سے پہلی سیاسی تنظیم بنائی۔ جو اگرچہ عوام کی بے علمی اور حکومت کے تشدّد کی وجہ سے محدود رہی۔ لیکن ۱۹۳۱ء میں

جو دھماکا ہوا۔ اس کی خشتِ اول یہی خلافت کمیٹی تھی جس کی بنیاد مرحوم نورِ اسلام نے ۱۹۲۶ء و ۱۹۲۷ء میں ڈالی تھی۔

تیسرا کارنامہ:۔ ریاست جموں و کشمیر کی سیاسی تحریک جو ۱۹۳۱ء سے شروع ہو کر آج قریباً چالیس سال کے عرصہ میں کئی ہنگامہ خیز مرحلے طے کر چکی ہے۔ اور اب ایک تناور درخت بن چکی ہے۔ اس پودے کو نصب کرنے اور اسکی آبیاری کرنیکا سہرا بھی نورِ اسلام مولانا محمد یوسف شاہ صاحب کے سر ہے۔ ۱۹۳۱ء میں میرواعظ حضرت مولانا احمد اللہ صاحب کی وفات کے بعد جب میرواعظ کشمیر کے مسند پر مولانا محمد یوسف شاہ صاحب نے قدم رکھا۔ تو آپ نے دینی تبلیغ کے پہلو بہ پہلو سیاسی تحریک کو پھیلانے کا اقدام کیا۔ اولین سیاسی اجتماع جو خانقاہ معلیٰ کے صحن میں منعقد ہوا۔ اس کے صدر بھی آپ ہی تھے۔ اور اس اجتماع میں "مجلس مسلم نمایندگان" جموں و کشمیر کے نام سے جو تنظیم قایم ہوئی۔ اور جو ۱۹۳۱ء کا پورا سال اور ۱۹۳۲ء کے ماہ اکتوبر تک عوام کی ترجمانی کرتی رہی۔ اس کی صدارت کا فرض بھی مولانائے موصوف ہی انجام دیتے رہے۔ اور یہ وہ ایسا مشکل دور تھا۔ کہ اگر نورِ اسلام مولانا محمد یوسف شاہ اپنے اثر و رسوخ اور بحیثیت میرواعظ اپنے سامعین کی تائید کو کشمیر کی سیاسی تحریک کی امداد کا ناقابلِ تسخیر قلعہ

نہ بنا دیتے۔ تو ڈوگرہ حکومت کے تشدد کا بھوت اس تحریک کو اس کے بچپن میں ہی لقمہ بنا ڈالتا۔ سنہ ۱۹۳۱ء کی "مجلس مسلم نمایندگان" جموں و کشمیر کے حسب ذیل ارکان پر مشتمل تھی۔

(۱) نور اسلام مولانا محمد یوسف شاہ صاحب میر واعظ کشمیر — صدر

(۲) مولانا احمد اللہ صاحب میر واعظ ہمدانی مرحوم۔ ممبر

(۳) سید میر حسین شاہ صاحب جلالی مرحوم۔ ممبر

(۴) خواجہ سعد الدین صاحب شال مرحوم۔ ممبر

(۵) چوہدری غلام عباس صاحب مرحوم۔ ممبر

(۶) خواجہ غلام احمد صاحب عشائی مرحوم۔ ممبر

(۷) مستری محمد یعقوب صاحب مرحوم۔ ممبر

(۸) منشی شہاب الدین صاحب ممبر

(۹) سردار گوہر رحمان خان حال مقیم سیالکوٹ۔ ممبر

(۱۰) شیخ عبد الحمید صاحب وکیل حال مقیم مظفر آباد ممبر

۱۱ جناب محترم شیخ محمد عبد اللہ شیر کشمیر۔ سیکرٹری

چوتھا کارنامہ — جہاں تک سنہ ۱۹۴۷ء کے بعد سے آجتک سیاست کشمیر کا تعلق ہے۔ مولانا موصوف نے جو موقف مختلف وقتوں پر اختیار کئے۔ آخر کار قوم کی نظروں میں وہی صحیح ثابت ہوئے۔ اور اس لحاظ سے

آپ کا یہ سیاسی کارنامہ مؤرخین کشمیر کو ہمیشہ غور و خوض کی دعوت دیتا رہیگا جب آل انڈیا مسلم لیگ نے پاکستان کا مطالبہ کیا۔ تو آپ نے اس کو صحیح حل قرار دیا۔ اور جب بانیٔ پاکستان کشمیر آئے۔ تو آپ نے مسلم کانفرنس کی طرف سے ان کے مشن کی تائید کی۔ اور جب ۱۹۴۷ء میں کشمیر کے ہندوستان یا پاکستان کے ساتھ الحاق کا سوال اٹھا۔ تو مولانا یوسف شاہ صاحب نور اسلام کی دینی فراست اور خلوص بروئے کار آئی۔ اور آپ نے وہ موقف اختیار کیا۔ جس کو واقعات نے حق بجانب ثابت کیا۔ چنانچہ آج ۲۲ سال کے بعد وہ لوگ بھی مرحوم موصوف کے موقف کو اپنا رہے ہیں جو اس وقت اس موقف کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور خرچ کر رہے تھے۔ کشمیر کے مستقبل کے بارے میں مولانا نے اپنی موقف کی محض زبانی تائید پہ اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اس کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی اور اپنی بقیہ زندگی اس کے حصول کے لئے صرف کر دی۔

پانچواں کارنامہ:-

بعد از وفات تربت ما در زمین مجو

در سینہ ہائے مردم عارف مزار ما ست

مولانا کا ایک عظیم الشان دینی کارنامہ جو تا قیامت قائم رہیگا وہ قرآن پاک کا بزبان کشمیری ترجمہ و تفسیر ہے۔ جو آپ نے جلائے وطنی کے دوران

راولپنڈی میں تحریر کی۔ یہ وہ کام ہے۔ جو ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہ تھا۔ آپ ہی کے رتبہ کا ایک مسلمہ دینی عالم ہی اس مہم کو سرانجام دے سکتا تھا۔ ہماری کوشش ہو گی۔ کہ ہم مرحوم مولانا محمد یوسف شاہ صاحب کی اس یادگار کو شایانِ شان کتابت و طباعت کی منازل سے گذار کر شائع کریں۔ تاکہ عوام میں مولانا کا یہ صدقۂ جاریہ تا ابد ہدایت کی نورانی کرنیں پھیلاتا رہے۔

مولانا محمد یوسف شاہ صاحب نورِ اسلام کے کارنامے اگر ایک ایک کر کے گنائے جائیں۔ تو اس کے لئے دفاتر تاریخ کی ضرورت ہے۔ ایک پمفلٹ کے محدود صفحات پر اتنی گنجائش کہاں

"سفینہ چاہیئے اس بحرِ بیکراں کیلئے"

اس سلسلے میں "آل جموں و کشمیر عوامی مجلسِ عمل" ایک مفصل و مستند کتاب مرتب کر رہی ہے۔ جس میں حضرت میرواعظ مرحوم کے حالاتِ طیبات اور آپ کے عظیم کارناموں کے ساتھ تاریخ کشمیر کے گم کردہ واقعات اجاگر کئے جائیں گے۔

انشاء اللہ المستعان

۱۷ ماہ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۶۹ء علیم جمعہ

حضرت میر واعظ کشمیر کے اولین یوم وصال کے

موقعہ پر

آل جموں و کشمیر عوامی مجلس عمل نے

صدر دفتر سے شایع کیا۔

(مطبوعہ فلاح عام پریس سرینگر)